روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 4 دسمبر 2010ء 27 ذی الحجہ 1431 ہجری 4 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 246

دو نشان

حضرت امام باقر فرماتے ہیں۔ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی ظہور میں نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کو ماہ رمضان میں پہلی تاریخ کو اور سورج کو درمیان والے دن گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یہ دو نشان کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

(سنن دار قطنی کتا ب العیدین باب صفة صلوٰة الخسوف)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

لقا کا مرتبہ جب کسی انسان کو میسر آتا ہے تو اس مرتبہ کے تموج کے اوقات میں الٰہی کام ضرور اس سے صادر ہوتے ہیں اور ایسے شخص کی گہری صحبت میں جو شخص ایک حصہ عمر کا بسر کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ یہ اقتداری خوارق مشاہدہ کرے گا کیونکہ اس تموج کی حالت میں کچھ الٰہی صفات کا رنگ ظلی طور پر انسان میں آجاتا ہے یہاں تک کہ اس کا رحم خدا تعالیٰ کا رحم اور اس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب ہو جاتا ہے اور بسا اوقات وہ بغیر کسی دعا کے کہتا ہے کہ فلاں چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس پر کوئی وبال نازل ہو جاتا ہے اور کسی کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مورد رحم ہو جاتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کا کُن دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلاتخلف پیدا کرتا ہے ایسا ہی اس کا کُن بھی اس تموج اور مد کی حالت میں خطا نہیں جاتا۔ اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں ان اقتداری خوارق کی اصل وجہ یہی ہوتی ہے کہ یہ شخص شدت اتصال کی وجہ سے خدائے عزوجل کے رنگ سے ظلی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیات الٰہیہ اس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں اور محبوب حقیقی حجب حائلہ کو درمیان سے اٹھا کر نہایت شدید قرب کی وجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے تب ہر یک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے۔ اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں اس کے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اس کو آتی ہے جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ معہ اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جس کی کنہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 68)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ’’مریم شادی فنڈ‘‘ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔‘‘

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

رخصتیں اپنے رب کیلئے حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ (وقف عارضی)

مکرم محمد ظفر اللہ ہنجرا صاحب

جماعت احمدیہ ساؤتھ ریجن امریکہ کی سرگرمیاں

ٹیکساس میں گزشتہ سالوں میں مشرق اور مغرب سے کئی احمدی خاندان آکر آباد ہوئے ہیں۔ اقتصادی حالات کی وجہ سے اور اس کے علاوہ یہاں کا موسم بھی پاکستان جیسا ہے اور یہاں کا رہن سہن بھی امریکہ کی دوسری ریاستوں کی نسبت سستا ہے اس لئے لوگ یہاں آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں اور غالباً امریکہ میں پاکستانی آبادی باقی شہروں کی نسبت Houston میں زیادہ ہے۔

یہاں پر ہمارا ایک گھنٹے کا بروز ہفتہ Live ریڈیو پروگرام ہوتا ہے اور اتوار کو ریکارڈ شدہ پروگرام نشر مکرّر کے طور پر شام 6 تا 7 بجے سنٹرل وقت کے مطابق انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے ہر علاقہ میں سنا جاتا ہے۔

www.KXZYra

Houston جماعت کو گزشتہ سالوں میں تین جماعتوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ اور تربیتی سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔ ہر جماعت کے اندر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا جذبہ موجزن ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ

Houston میں ایک خوبصورت بیت الذکر اور اس کے ساتھ ہال، دفاتر اور کھیل کا میدان ہے۔ اس کے علاوہ مربی سلسلہ کی رہائش کیلئے ایک مکان موجود ہے۔ اس جگہ کا رقبہ 15 ایکڑ ہے اور بیت الذکر کی تعمیر اور زمین کا خرچ مکرم چوہدری محمد یونس صاحب نے ادا کیا۔ اللہ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

لجنہ اماء اللہ نارتھ نے اس دفعہ سیدنا بلال فنڈ میں 7 ہزار ڈالرز کی رقم بھی پیش کی۔

درس قرآن کریم

رمضان میں درس القرآن کریم کا انتظام کیا گیا۔ جمعہ، ہفتہ اتوار ہیوسٹن میں افطار سے ایک گھنٹہ قبل درس قرآن کریم اور باقی ایام میں کھانے کے بعد مغرب سے عشاء تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور اسی طرح Dallas اور Austin کی بیوت الذکر میں بھی درس قرآن اور تراویح کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔

عیدالفطر

ہیوسٹن میں ہر سال کی طرح اس سال بھی عیدالفطر کے کھانے کا انتظام چوہدری محمد یونس صاحب نے کیا ہوا تھا۔ اس سال دور و نزدیک سے کافی فیملیاں اپنے دوست احباب کو ملنے کیلئے Houston آئی ہوئی تھیں۔

تقریب آمین

اس رمضان میں ڈاکٹر عطاء الرّب کے بیٹے عزیزم اسماعیل نے بہت چھوٹی عمر میں نہایت محنت اور سنجیدگی سے قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کیا اور اسی طرح مکرم خالد محمود صاحب کی بیٹی کرن کی آمین کی تقریب ہوئی۔

دعوت الی اللہ

جنوبی ریجن میں خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ پمفلٹ کی تقسیم کا کام رمضان میں بھی ڈیلس کے خدام اور انصار نے جاری رکھا ایک دن خاکسار سپینش علاقہ میں گیا اور پمفلٹ کی تقسیم کی، آسٹن، ڈیلس اور ہیوسٹن میں سپینش افراد میں دعوت الی اللہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔

بین المذاہب اجلاس

12 ستمبر کو خاکسار غیر از جماعت دوست کی دعوت پر اس کے انٹرفیتھ اجلاس میں شامل ہوا۔ مختلف مکاتب ہائے فکر کے سامنے خاکسار نے جماعت کا تعارف اور اپنا نقطۂ نظر پیش کیا اور میرے ساتھ Dallas جماعت کے احباب بھی تھے۔ حاضری تقریباً 125 تھی۔ مختلف لوگوں سے تعارف ہوا اور پمفلٹ "Muslims for peace" بھی تقسیم کئے۔

بین المذاہب اجلاس

Cypress Houston میں 4 ستمبر کو ہفتہ کے Sanctity of Holy Scriptures عنوان کے تحت انٹرفیتھ پروگرام ہوا۔ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب کے ساتھ اس میں 10 مقررین نے حصہ لیا اور اختتامی تقریر مکرم منعم نعیم صاحب نے کی۔ سب مذاہب نے اپنے اپنے نکتہ نگاہ سے قرآن جلانے کے منصوبہ کی مذمت کی اور اس کو امن برباد کرنے کا موجب گردانا۔

اور بعد میں افطاری ہوئی۔ اور کھانا پیش کیا گیا۔ اگلے دن اخبارات میں اس کی تفصیل شائع ہوئی۔

Dallas تین TV چینلز نے ہمارے عید کے پروگرام اور پریس کانفرنس کو پہلی خبر کے طور پر پیش کیا۔

پریس کانفرنس اور عیدالفطر

11 ستمبر کو ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عامر ملک صاحب نے پریس ریلیز پڑھی اور سوالات کا موقعہ دیا۔ بعد ازاں تین مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ پروگرام ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ چنانچہ اس دن Fox اور چینل 2 نے اپنی پہلی خبر میں 'جماعت احمدیہ اور ہماری حُب الوطنی جو کہ ہر مومن پر فرض ہے' کا بار بار ذکر کیا۔ ہماری عید اور خطبہ و نماز جمعہ کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ جنوبی ریجن کی سرگرمیاں

Houston North کی ممبرات نے خدا کے فضل سے رمضان میں افطاری کا کھانا بنانے اور دیگر انتظامات کیلئے اپنی خدمات پیش کیں۔

اس کے علاوہ گزشتہ مہینوں میں Houston Community Newspapers میں 6 آرٹیکلز شائع کئے گئے۔

اس مجلس کی ممبرات نے Haiti زلزلہ کے متاثرین اور مختلف ضرورتوں کے وقت ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعے سے فنڈز اکٹھے کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

ایک انٹرفیتھ "International tea for women" کا انعقاد کیا گیا جس میں 26 مہمانوں نے شرکت کی۔

اس مجلس کی ممبرات 'خدمتِ خلق' کے شعبہ کے تحت غرباء، محتاجوں اور معذوروں کو کھانا مہیا کرنے، ان کی مدد کرنے میں ایک نام پیدا کر چکی ہیں اور نارتھ ویسٹ منسٹری نے اس کا اظہار کیا ہے اور شکریہ کا خط بھی لکھا ہے۔

لجنہ اماء اللہ Dallas Outreach میڈیا میں کافی اثر و رسوخ پیدا کر رہی ہیں۔

20 جون کو انہوں نے بھی انٹرفیتھ کانفرنس کا انتظام کیا جس میں غیر از جماعت مہمانوں نے شمولیت کی اور اخبارات میں اس کی خوب تشہیر ہوئی۔

اس کے علاوہ مختلف گھروں میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کر چکی ہیں اور مزید ایسے جلسے منعقد کرنے کا پروگرام ہے۔

رمضان میں ناصرات کی کلاسز اور نظموں اور تقاریر کے مقابلے ہوئے اور رمضان سے پہلے ناصرات کیمپ بھی لگایا گیا۔ اس کے علاوہ تعلیمی و تربیتی کلاسیں، علمی مقابلے منعقد کئے گئے۔

لجنہ اماء اللہ Austin کی ممبرات نے اپنے گھروں کے قرب و جوار میں دعوت الی اللہ پمفلٹ کی تقسیم کے ساتھ دورانِ رمضان 'غیر از جماعت ہمسایوں کو افطاری بھجوائی، بیت المقیت میں آنے کی دعوت دی۔ اس کے جواب میں چند لوگوں نے بذریعہ email جماعت سے رابطہ کیا، بیت الذکر آئے اور نماز، روزہ، افطار، مہمان نوازی، حسن معاشرت جیسے خوبصورت پہلوؤں کا بذاتِ خود مشاہدہ کیا۔ جماعت امریکہ کے ماہانہ ''النور رسالہ'' کی تیاری میں بھی اس جماعت کی کاوش شامل ہے۔

آسٹن میں دو امریکی نژاد نے احمدیت قبول کی ہے۔ یہ دونوں حضرات اخلاص و وفا سے پُر ہیں۔ ایک اور امریکن احمدی 150 میل کا سفر کرکے رمضان کے دنوں میں بیت الذکر آتے رہے اور دین کو سیکھنے کی پیاس بجھاتے رہے۔

جماعت آسٹن میں San Antonio, Temple اور Round Rock کے علاقے بھی شامل ہیں، اس جماعت کی بیت الذکر Round Rock میں ہے۔ اس سال عیدالفطر سے چند دن قبل اس علاقے میں شدید بارشیں ہوئیں جس سے گزشتہ 100 سال کا ریکارڈ ٹوٹ گیا اور اس علاقے میں سیلاب آ گیا، بیت المقیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شدید موسم کے اثر سے محفوظ رہی لیکن اس کے پہلو میں سے ایک نالہ گزرتا ہے جس کا پانی قریب کے 80 گھروں اور علاقے کیلئے نقصان کا باعث بنا۔ جہاں بیت الذکر کی ہمسائیگی میں بسنے والے غیر از جماعت لوگوں نے بیت الذکر کی خیریت دریافت کی وہاں جماعت نے بھی وقارِ عمل کرکے ان سیلاب زدگان کی ایسی بے لوث مدد کی کہ وہ خدمتِ خلق کے اس اعلیٰ معیار سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور مقامی میگزین میں احسن طور پر اس کا تذکرہ بھی کیا۔

ٹی وی پروگرام

Cypress Houston کی مجلس ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ .... Revival of کے عنوان سے کیمونٹی ٹی وی چینل پر ایک ریکارڈڈ پروگرام نشر کرتی ہے۔

Houston North کی جماعت بھی ہر ہفتہ ایک گھنٹے کا ٹی وی کے مقامی چینل پر ریکارڈڈ پروگرام پیش کرتی ہے۔

اس کے علاوہ وقارِ عمل، مختلف مواقع پر خدمت اور پمفلٹ کی تقسیم میں یہ ریجن بہت اچھا کام کر رہا ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ر۔ن۔ظفر

سانحہ لاہور میں جان قربان کرنے والے

میرے بااخلاق شوہر مکرم مرزا ظفر احمد صاحب

خاکسار کے شوہر مکرم و محترم مرزا ظفر احمد صاحب شہید دارالذکر لاہور میں 28 مئی 2010ء کو دہشت گردی کے افسوسناک سانحہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوگئے۔

مرزا ظفر احمد صاحب 14/ اکتوبر 1954ء کو منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محترم مرزا صفدر جنگ صاحب ہمایوں تھا اور آپ کی والدہ محترمہ کا نام اقبال بیگم صاحبہ تھا۔

مرزا ظفر احمد صاحب نے پاکستان میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کچھ عرصہ لاہور اور پھر کراچی میں ملازمت کی اس کے بعد 1981ء میں آپ جاپان تشریف لے گئے۔ آپ کے پاسپورٹ کے مطابق 30 نومبر 1981ء کو آپ ٹوکیو پہنچے اور پھر 19 ستمبر 2003ء تک آپ جاپان میں ہی مقیم رہے۔ نومبر 1981ء تا مئی 2001ء آپ ٹوکیو میں رہے۔ اس دوران 2000ء میں دو مرتبہ امریکہ مزید تعلیم اور کمپیوٹر کورسز کے لئے گئے۔

مئی 2001ء میں خاکسار کے ساتھ وقف عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑی شفقت سے وقف عارضی کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں احمدیہ سینٹر ناگویا بھجوا دیا۔ چنانچہ مئی 2001ء تا ستمبر 2003ء ہم ناگویا میں احمدیہ سینٹر ناگویا میں مقیم رہے۔

آپ نے اپنی نوجوانی کے بائیس قیمتی سال جاپان میں گزارے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی عطا فرمائی کہ خلافت رابعہ کے تمام دور میں آپ کو جاپان میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ باوجود اس کے کہ آپ پرائیویٹ ملازمت کرتے تھے۔ کئی مرتبہ آپ نے مستقل پاکستان آنے کا پروگرام بنایا مگر الٰہی منشاء کے تحت نہ آ سکے۔ پھر خلافت خامسہ کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ستمبر 2003ء میں پاکستان تشریف لے آئے۔

قیام جاپان کے دوران آپ کو بھرپور طور پر خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ دو مختلف اوقات میں لمبے عرصہ تک صدر جماعت ٹوکیو رہے۔ نیز نیشنل سیکرٹری مال جاپان کے طور پر خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ نے پلاننگ کمیٹی برائے تربیت کے صدر کے طور پر بھی کام کیا اور صدر تربیتی کمیٹی جاپان، نیشنل سیکرٹری تربیت جاپان، معتمد و محاسب مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو، اعزازی مربی جاپان، سیکرٹری دعوت الی اللہ ٹوکیو، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان، فنانس کمیٹی کے ممبر رہے بیت الذکر کے وعدہ جات کی وصولی کرنے کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی۔ نیشنل سیکرٹری وصیت جاپان اور نائب امیر جماعت جاپان (پاکستان واپسی تک) رہے۔

پاکستان آنے کے بعد حلقہ کے سیکرٹری نومبائعین، آجکل حلقہ بحریہ ٹاؤن کے محاصل کے علاوہ واپڈا ٹاؤن میں پچھلے سال دعوت الی اللہ کے سیکرٹری کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔ ان کی شہادت کے بعد ایک بڑی رقم جماعتی چندوں کی جو آپ کی وصول کی ہوئی تھی جماعت کے متعلقہ افراد کے سپرد جماعتی امانت کی گئی۔

شہید مرحوم پنج وقتہ نمازوں کے پابند اور نماز جمعہ کے پابند تھے۔ نمازیں آپ نہایت خشوع و خضوع سے ادا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے وجود تھے۔ زندگی کے اہم دنوں کا آغاز ہمیشہ نماز تہجد سے کرتے تھے۔ خاکسار کو بھی کہتے کہ صبح تہجد پڑھیں گے۔ لیکن تہجد میں باقاعدگی انہوں نے جلسہ سالانہ قادیان 2009ء سے شروع کی۔ بہت لمبی لمبی دعائیں تہجد میں کرتے تھے۔

شہادت سے کچھ عرصہ قبل وہ ملکی حالات کی وجہ سے بہت پریشان رہتے تھے خاکسار سے ذکر بھی چلتا تھا میں آخری تین چار ماہ سے انہیں تنہا بالکل نہ چھوڑتی تھی۔ خاکسار کی والدہ بھی شدید بیمار رہیں کچھ دن ان کے گھر رہ کر واپس اپنے گھر آ گئی ہر وقت ظفر صاحب کی فکر رہتی تھی۔

مرزا ظفر احمد صاحب شہید کو خلافت احمدیہ سے بے انتہا محبت تھی۔ کوشش کرکے اور خرچ کر کے جب بھی موقع ملا خلفاء کی خدمت میں لندن حاضر ہوتے رہے اور خلفائے احمدیت کی دعاؤں کا فیض اٹھاتے رہے۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ مئی 1988ء میں کمپنی کے کسی کام کے سلسلہ میں افریقہ سے واپس آئے ہوئے تھے پھر بتایا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور کی خدمت میں اپنے رشتہ طے ہونے اور شادی کی دعا کی درخواست کی (جس کا ابھی نام ونشان نہ تھا) اور خود پاکستان آ گیا تو چند روز کے اندر ہی خاکسار سے رشتہ طے ہوا اور تیسرے روز نکاح بھی ہو گیا۔ چنانچہ 20 مئی 1988ء کو ہمارا نکاح دارالذکر لاہور میں ہوا۔ اپنے نکاح کو آپ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کا اعجاز سمجھتے تھے۔

آپ نہ صرف خود خدمت دین کے جذبہ سے سرشار تھے بلکہ جب بھی خاکسار پر جماعتی ذمہ داریاں پڑتیں تو بھرپور طور سے نہ صرف تعاون کرتے بلکہ جس طرح ہر چھوٹے بڑے عہدیدار کا احترام کرتے تھے۔ جماعتی عہدے کی بدولت ایک اور طرح کا احترام جو میاں بیوی کے رشتہ سے ہٹ کر ہوتا ہے وہ خاکسار کا بھی کیا کرتے تھے۔ گھر میں نظام جماعت کے خلاف کبھی کوئی بات برداشت نہ کرتے تھے۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے جماعتی کاموں میں بھرپور تعاون کرتے جس سے ہم دونوں کے کام بہت جلدی اور تیزی سے مکمل ہو جایا کرتے تھے۔ وقت میں غیر معمولی برکت پڑ جایا کرتی تھی۔ اگر آپ خود جماعتی کاموں میں مصروفیت کی بنا پر خاکسار کو وقت نہ دے پاتے تو خاکسار کو اپنے ساتھ مصروف کر لیتے کہ یہ کام آپ کر دیں۔ اس طرح خاکسار کو نہ کبھی تنہائی کا احساس ہوا نہ کبھی بوریت کا احساس ہوا۔

قیام جاپان کے دوران ظفر صاحب کو ڈرائیونگ نہیں آتی تھی۔ 1999ء میں خاکسار نے جاپان میں پہلی مرتبہ کار چلانی شروع کی تو پھر تمام عرصہ قیام جاپان اور امریکہ میں بھی ظفر صاحب کی ڈرائیور خاکسار ہی ہوتی تھی۔

ہمیشہ آپ MTA پر لائیو خطابات اور خطبات جمعہ حضور انور سنا کرتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے لائیو خطبہ سننے سے رہ جاتا تو جتنی جلدی ممکن ہوتا سننے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ MTA کے سسٹم سے پہلے خطبات حضور آپ فون پر سنا کرتے تھے۔ اس سے پہلے جب آڈیو کیسٹ سے خطبہ جمعہ سننے کا انتظام تھا تو اس وقت بھی باقاعدگی سے خطبات سنتے تھے۔ بحیثیت صدر جماعت ٹوکیو (یہ ہماری شادی کے بعد کی بات ہے) آپ نے خطبہ جمعہ کے کیسٹ تیار کرکے یعنی ان کی ریکارڈنگ کرکے ہر احمدی گھرانے تک ڈاک کے ذریعہ یہ پہنچانے کا کام بھی خاکسار کے سپرد کیا ہوا تھا۔ آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ ہر گھر تک خلیفہ وقت کی آواز پہنچے۔

جاپان میں جب پہلی مرتبہ MTA پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطبہ جمعہ شاید 1992ء میں دیکھا اور سنا جانا تھا۔ تو ناگویا میں جب احمدیہ سینٹر ناگویا میں سیٹلائیٹ ڈش لگ چکی تو بہت دل چاہا کہ ہم بھی ٹوکیو سے ناگویا جا کر حضور کا خطبہ دیکھیں اور سنیں۔ بڑی بے چینی پائی جاتی تھی اس کا بار بار انہوں نے مجھ سے اظہار کیا کہ بلٹ ٹرین کا کرایہ آجکل ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن خطبہ میں شمولیت کی بھی خواہش ہے۔ دل میں خواہش رکھتے ہوئے جمعہ پڑھنے ٹوکیو مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ خاکسار بھی گھر سے جمعہ پر آئی اس روز عجیب اتفاق ہوا کہ نماز جمعہ پر صرف دو مرد ہی تھے ایک ظفر صاحب اور دوسرے مربی مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب۔ بہرحال نماز کے بعد دو خدام جمعہ پڑھنے آ گئے ظفر صاحب نے انہیں کہا کہ کیا آپ ناگویا چلیں گے حضور کا خطبہ آ رہا ہے۔ وہ تیار ہو گئے اور اس طرح کل پانچ افراد اس Live خطبہ جمعہ میں شمولیت کے لئے ٹوکیو سے ناگویا آئے۔ بعد میں جب بھی ساتھ جانے والے سہیل صاحب کا ذکر آتا تا ظفر صاحب انہیں دعا دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارا وسیلہ بنایا۔ جب جذبہ ہوتا تھا خدا تعالیٰ خود وسیلہ بنا دیا کرتا تھا ایک مرتبہ نہیں کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ کا ظفر صاحب سے یہ سلوک تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ میں بے حد انتظامی صلاحیت رکھی ہوئی تھی۔ اپنے تمام خطوط اور کاغذات کو فائل کرنا، بلکہ کوئی بھی پروگرام ترتیب دینے سے پہلے اس کے ہر پہلو پر بڑی باریک بینی سے غور کیا کرتے تھے۔ تاکہ پروگراموں پر آنے والے مہمانوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آپ بہت چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھا کرتے تھے۔ **مثلاً مہمان نوازی کے منتظمین کو یہ ہدایت ہوتی تھی کہ بچوں اور مستورات کو کھانا پہلے پیش کیا جائے۔ کہتے تھے کہ مستورات کے ساتھ بچے ہوتے ہیں اور بچے بھوک کی وجہ سے شور کرتے ہیں۔** مستورات بھی ان کے اس احساس سے بہت خوش ہوتیں کہ دوسرے لوگ تو ہمیشہ مردوں کو کھانا پہلے پیش کرتے ہیں لیکن مرزا صاحب کو بچوں اور مستورات کا بہت احساس ہوتا ہے۔

آپ نہایت کم گو لیکن دل موہ لینے والی شخصیت کے مالک تھے۔ دیکھنے والی آنکھ محسوس کر لیتی ہے کہ یہ شخص کوئی عام شخص نہیں ہے۔ خاکسار نے انہیں ہمیشہ عاجزانہ ادا سے خدمت دین کرتے دیکھا وقار عمل میں بچوں اور خدام سے مل کر گھاس بھی کاٹتے دیکھا۔ احمدیہ سینٹر کے گٹر صاف کرتے بھی دیکھا۔ لنگر کا کھانا بناتے بھی دیکھا۔ لکڑی کی ٹوٹی دیوار کی مرمت کرتے بھی دیکھا شیشے صاف کرتے بھی دیکھا حتیٰ کہ کوڑا کرکٹ صاف کرتے بھی دیکھا۔ ان تمام کاموں میں کوئی بھی ریاء کا پہلو نہ تھا۔ نہ تکبر کا کوئی شائبہ تھا۔ بلکہ شکر اور عجز کے جذبہ سے سرشار وجود تھے۔

نماز جمعہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ دنیا میں جہاں کہیں ہوتے نماز جمعہ پر بیت الذکر میں یا جو بھی جماعتی انتظام ہوتا بڑی باقاعدگی سے پہنچا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قیام امریکہ کے دوران جب اٹلانٹا (Atlanta) میں جمعہ پڑھنے خاکسار کے ساتھ جا رہے تھے تو بہت زور کی طوفانی

بارش شروع ہوگئی بس کی چھت اور کھڑکیاں جو ٹوٹی ہوئی تھیں ان سے پانی اندر آ رہا تھا۔ سیٹ پر چھتری کھول کر ہم بیٹھے اس کے باوجود بھیگ گئے لیکن واپسی کی راہ نہ لی جمعہ کے مقام پر جمعہ پڑھا اور گھر آ کر کپڑے تبدیل کئے۔ طوفان بادوباراں کبھی ان کے عزم میں حائل نہ ہوا تھا۔ بس یہی دھن ہوتی تھی کہ کرنا ہے اور کر لیتے تھے۔

آپ بنی نوع انسان کا درد رکھنے والے انساں تھے۔ شہادت سے کچھ ماہ پہلے بڑی بے چینی سے خاکسار سے کہا کہ دعا کریں ملک کے بڑے درد ناک حالات میں انسان کی عزت نفس کو کچلا جا رہا ہے۔ غریبوں کی حالت اور بھی قابل رحم ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ ملک کے حالات بدلے ورنہ یہ بہت بڑی تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔

آپ نے ہمیشہ جماعتی امانت کی حفاظت کی۔ آپ کی ہر ادا سے اور ہر انداز سے اطاعت نظام جماعت چھلکتی تھی۔ دین کے لئے بے انتہا غیرت رکھتے تھے۔ کسی کو کوئی بات خلاف دین کہتے سن لیتے تو فوراً کہتے کہ استغفار کرو اور ہلکی سی تنبیہ بھی کرتے۔

آپ کی طبیعت میں غصہ بالکل نہ تھا بڑی تحمل والی طبیعت کے مالک تھے۔ ہر بات ٹھہر ٹھہر کر اور سوچ کر کرتے تھے انداز گفتگو بڑا مؤثر اور دھیما تھا۔ ہر فرد کی عزت کرتے تھے۔ بظاہر خاموش طبع لیکن خشک مزاج ہرگز نہ تھے۔ ان کی صحبت میں کبھی کوئی بور نہ ہوتا تھا۔ اپنے سے چھوٹوں سے پیار اور بزرگوں کی بہت عزت کرتے تھے ہر ایک کی محفل میں ماحول اور مرتبہ کے مطابق مزاحیہ سا چٹکلہ چھوڑ کر مجلس کو ہلکا پھلکا کر دیتے تھے۔ دوست آپ کی پاکیزہ صحبت کو بہت پسند کرتے تھے۔ بڑوں کے آپ مرزا صاحب تھے تو بچوں کے آپ مرزا انکل جب موقع ملتا جاپان میں مقیم بچوں کے لئے ٹافیاں تحفہ میں بھجواتے تھے۔ جاپانی لوگ آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ جب ہم پاکستان مستقل طور پر شفٹ ہو رہے تھے تو جاپانیوں کی آنکھوں میں جو آنسو خاکسار نے دیکھے وہ ان کی محبتوں اور چاہتوں کی عکاسی کرتے تھے۔

مرزا ظفر احمد صاحب صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ جن عزیزوں نے کبھی کوئی تکلیف بھی پہنچائی ہوتی انہیں بھی خوش دلی سے ملا کرتے تھے اور کبھی ان کے رویوں پر ظفر صاحب نے شکوہ نہ کیا تھا۔ اسی لئے لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ ہم سے کبھی ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں کمال صبر کی صفت بھی رکھی ہوئی تھی۔

آپ والدین کی بہت عزت کرتے تھے اور بہن بھائیوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ ہر کسی کے سخت رویہ پر خاموشی اختیار کر لیتے تھے۔ ہر رشتہ کو اپنے مقام پر رکھتے تھے۔ اپنی بھابھیوں کی بڑی عزت کرتے تھے۔ آپ کے تمام رشتہ دار اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ نہایت دھیمی طبیعت کے مالک انسان تھے۔ بڑے تحمل والے اور خوش اخلاق، عاجزانہ طبیعت رکھنے والے چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کا ادب کرنے والے تھے۔ احسان کرنے والے اور چھوٹی عمر سے ہی دین کی طرف راغب تھے۔ آپ کے سب دوست اور رشتہ دار آپ کی دل موہ لینے والی طبیعت کے گرویدہ تھے۔ آپ کی شہادت پر ان سب پیاروں کو بھی بہت دکھ ہوا۔

آپ دوستوں کے دوست تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ سب ہی کے ساتھ آپ بڑے ادب و اخلاق سے ملتے تھے۔ آپ حقیقی معنوں میں محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا مصداق تھے۔ اگر کوئی مشورہ مانگتا تو نہایت اخلاص سے سوچ سمجھ کر مشورہ دیتے تھے۔ لوگوں کے دکھ درد اور تکلیف کا احساس کرنے والے تھے۔ کبھی کسی کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ غرباء کا بہت خیال رکھتے تھے۔ پاکستان میں ملازمت کے دوران اپنے ماتحت خواہ غیر از جماعت ہوں ان کی جملہ ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ شدید مخالفین کے مانگنے پر بھی قرض کی رقم دے دیا کرتے تھے۔ جو غریب بھی اپنی ضرورت کا اظہار کرتا اسے رقم فراہم کرتے اور اپنے پاس نہ ہوتی تو خاکسار سے پوچھتے کہ آیا میرے پاس اتنے پیسے ہیں فلاں کو چاہئیں۔ زیادہ تر خود ہی دے دیا کرتے تھے اور پھر غریبوں سے واپسی کا مطالبہ نہ کرتے۔ ہاں اگر کوئی خود واپس کر دیتا تو خاموشی سے رقم رکھ لیتے۔

آپ ادبی ذوق رکھنے والے انسان تھے۔ شعر خود تو نہ کہتے تھے لیکن شاعری پڑھنے سننے کا بہت شوق تھا۔ اچھے شاعروں کے بڑے مداح تھے۔ شروع میں انہیں غالب بہت پسند تھا خلفائے احمدیت نے MTA کے ذریعہ جب احمدی شعراء کی حوصلہ افزائی فرمائی تو MTA پر مشاعرے بڑے غور سے سنا کرتے تھے۔ کوئی اچھی نظم پڑھتا تو خاکسار کو بٹھا کر ضرور سناتے تھے مزاحیہ شعراء میں انور مسعود کو بہت پسند کرتے تھے۔ پسندیدہ شعراء کا کلام خرید کر پڑھتے تھے۔ بہت قریبی دوست ان کے اس شوق سے خوب باخبر تھے۔ ایک مرتبہ اسی طرح کے انتہائی قریبی دوست نے چوہدری محمد علی صاحب کا کلام تحفہ میں دیا جسے بڑے شوق سے پڑھا کرتے تھے اور خاکسار کو بھی سناتے۔ شعر یاد کرنے میں بھی حافظہ کمال کا تھا۔

اس کے علاوہ دینی اور علمی و ادبی کتب کے مطالعہ کا بے حد شوق تھا آپ نے اپنے گھر پر جاپان اور پاکستان میں سینکڑوں کتب پر مشتمل ایک کتب خانہ بنا رکھا تھا۔ ایک مرتبہ (جاپان میں جب رہتے تھے) خاکسار پاکستان آئی ہوئی تھی تاریخ اسلام منگوائی اور پڑھی۔ ہر روز جتنے صفحہ پڑھتے شام کو خاکسار کے ساتھ Discuss کرتے کہ مسلمانوں کی ان ان غلطیوں سے ان سے خلافت چھن گئی تھی۔ مضمون پڑھ کر اس سے نتیجہ ضرور نکالا کرتے تھے۔ اگر کوئی اچھی کتاب پڑھتے تو مجھے بھی پڑھنے کو کہتے۔ آپ کا علم بھی بہت وسیع تھا دنیا کے ہر موضوع کو دعوت الی اللہ کی طرف پھیر دیا کرتے تھے۔

ایک شوہر ہونے کے ناطے سے بہت محبت کرنے والے شوہر تھے خاکسار کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھتے تھے۔ وہ ایک بہترین دوست تھے۔ خاکسار ان سے ہر بات کر لیتی تھی۔ جب کبھی خاکسار کو کسی کے رویہ سے کوئی تکلیف پہنچتی تو انہیں ضرور بتاتی تھی۔ جس پر وہ خاکسار کو سمجھاتے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کریں۔ کبھی دوسروں کو نہیں ٹوکا اور مجھے خوشی ہوتی تھی کہ انہیں خاکسار پر یہ مان تھا کہ میں ان کی بات سمجھ جاؤں گی۔ کبھی کبھی گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹا دیا کرتے تھے۔ کبھی شوقیہ کھانا بھی بنایا کرتے تھے۔ اور بڑے مزے کا کھانا بنایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے نمکین ہانڈی بنائی جو خاکسار کی بھابھیوں نے بھی کھائی اور انہوں نے بھی بڑی پسند کی۔

خاکسار کی ہمیشہ ایک رفیق حیات ہونے کی وجہ سے عزت کی اور بڑے احترام سے بات کرتے تھے۔ ہمیشہ آپ کہہ کر مخاطب ہوتے تھے خاکسار کو کبھی تم نہیں کہا۔ ویسے وہ ہر چھوٹے بڑے کو آپ ہی کہا کرتے تھے۔ اگر کسی عزیز کے رویہ کی وجہ سے میری دل آزاری ہو جاتی تو اتنی دلجوئی کرتے تھے کہ سیر کے لئے جاتے۔ باہر کھانا کھلاتے۔ کوشش کرتے کہ وہ مجھے کوئی تحفہ لے کر دیں اور جب تک خاکسار خوش نہ ہو جاتی ہم گھر نہ لوٹتے تھے۔ ہماری خوشیاں غلبہ دین حق سے وابستہ تھیں۔ دونوں کی سوچ ایک، ایک دوسرے کے منشاء کو سمجھ جاتے تھے۔ ہمارا مقصد ایک تھا اور فکر و عمل میں کبھی کوئی تضاد نہ تھا بلکہ دین کے کاموں میں ہم ایک دوسرے کے مددگار بن جایا کرتے تھے۔ مجھ پر بہت اعتماد کیا کرتے تھے۔ خود بھی بزرگ شخصیتوں سے ملاقات کا شوق رکھتے تھے اور خاکسار کو بھی ان سے ملاقات کرنے لے جاتے تھے۔ ان کی خواہش ہوتی کہ جن برکتوں سے وہ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ بھی ان سے مستفید ہو۔ بزرگوں کو دعا کی درخواست کرتے۔

آپ وقت کے بڑے پابند تھے اور خاکسار کی تربیت بھی اس رنگ میں کی کہ جیسے ہیں جہاں ہیں کی بنیاد پر جب جماعت کے کاموں کے لئے گھر سے نکلنا پڑے فوراً نکل کھڑے ہوں۔ ہماری راہ میں کبھی دنیاوی چیز حائل نہ ہوتی تھی۔

خاکسار کو یاد ہے کہ صرف ایک ہی مرتبہ ایسا ہوا تھا کہ خاکسار عید کے روز جلد تیاری مکمل نہ کر سکی تو مجھے گھر چھوڑ گئے اور کہہ گئے آپ خود آ جائیں مجھے جا کر ہال کھولنا ہے۔ خاکسار ان کے پہنچنے کے دس منٹ بعد پہنچ گئی۔ تو ہال میں ان کے علاوہ کسی کو موجود نہ پایا جس پر خاکسار نے کہا کہ ابھی تو کوئی بھی نہیں آیا آپ مجھے چھوڑ آئے کہنے لگے کہ کوئی آئے یا نہ آئے میرا فرض ہے کہ میں وقت سے پہلے پہنچوں آپ اس وقت صدر جماعت ٹوکیو تھے۔

آپ کی صحبت کا اثر سب پر بہت اچھا پڑتا تھا۔ آپ کی صحبت میں رہ کر لڑکے اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی محسوس کرتے تھے اور پاک صحبت کا خاموش اثر ضرور لیتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کی مومنانہ صفات رکھنے والے خدا کے ایک عاجز بندے تھے۔ کبھی بھی اپنی کسی نیکی پر بڑائی نہیں چاہی آپ نے ہمیشہ عجز کی راہ ہی اپنائی الحمدللہ خاکسار نے اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت سے لوگوں میں ظفر صاحب کی وجہ سے پاک تبدیلی محسوس کی۔ وضع قطع کے لحاظ سے لباس کے لحاظ سے، نمازوں کے لحاظ سے، جماعتی پروگراموں میں حاضری کے لحاظ سے، نظام جماعت کے ساتھ تعلق کے لحاظ سے جماعت کی خدمات کے لحاظ سے ہر طرح سے لوگوں میں کسی نہ کسی رنگ میں تبدیلی محسوس کی۔ ماسوا چند ایک جو انتہائی قریب ہونے کے باوجود فیض نہ پا سکے۔

جہاں تک ان کی مالی قربانی کا تعلق ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کی تنخواہ بہت اچھی تھی لیکن ہمارے گھر کا رہن سہن بہت سادہ تھا اور ایک واقف زندگی کی طرح کا ماحول تھا۔ گھر میں ہدایت ہوتی تھی کہ تحریک جدید کے اصول کے مطابق ایک وقت میں صرف ایک سالن بناؤں۔ ہاں دعوت کے موقع پر دو سالن بنانے دیتے تھے تین سالنوں پر خاکسار کی سرزنش کرتے تھے۔ کہ جب دو سے کام چل سکتا تھا تو اتنی محنت کیوں کی۔

آپ بہت مہمان نواز تھے۔ گھر آئے مہمان کو کھانا ضرور کھلا کر بھیجتے تھے۔ (اگر کھانے کا وقت ہوتا) چائے کا وقت ہوتا تو چائے پلاتے تھے۔ مہمانوں کے لئے اپنا بیڈ روم پیش کر دیتے اور خود فرش پر دوسرے کمرے میں منتقل ہو جاتے۔

آپ کو سیر کا بہت شوق تھا۔ خاص طور پر ہائیکنگ (hiking) کا۔ ایک مرتبہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کی حیثیت سے Mount Fuji کی چوٹی سر کی۔ بعد میں اصرار کر کے خاکسار کو بھی ہائیکنگ پر لے کر گئے کہ اس پہاڑ کی ایک منزل آپ کو ضرور سر کروانی ہے۔ چنانچہ پانچویں فلور تک خاکسار کو بس پر لے کر گئے پھر چوتھے فلور تک ہم نے ہائیکنگ کی تو بہت خوش ہوئے۔ اسی طرح Mount Tsbuba کی بھی hiking کروائی۔ پچھلے سال نتھیا گلی میں ایک

ہفتہ ہم 13-15 کلو میٹر روزانہ hiking کیا کرتے تھے۔ خاکسار جب مشکل مرحلہ سر کر لیتی تو بہت حوصلہ افزائی فرماتے کہتے ماشاء اللہ آپ نے بڑی ہمت کی۔

جب بھی ٹوکیو مشن بند ہوتا ہمارا گھر مشن بن جایا کرتا تھا۔ پاکستان آ جانے کے بعد کیولری گراؤنڈ لاہور میں رہائش اختیار کی تو اپنے گھر کو نماز سینٹر کے لئے پیش کر دیا۔ قیام جاپان کے دوران جلسہ سالانہ برطانیہ وقادیان جن دنوں انٹرنیٹ پر سننے کا انتظام ہوتا تھا۔ آپ نے خود کمپیوٹر خریدا اور گھر میں جلسہ کی کارروائی کے لئے مستورات اور مردوں کا الگ الگ انتظام کرتے۔ لنگر کا کھانا گھر پر بنواتے بستر تک مہمانوں کے لئے تیار رکھتے کہ اگر کسی کو رات کو ٹرین بند ہو جانے کی وجہ سے رہنا پڑ جائے تو رہ جائے۔ جلسہ کی کارروائی جاپان میں رات دیر تک جاری رہتی تھی اس لئے لوگوں کو جگانے کے لئے چائے اور سنیکس وغیرہ کا انتظام بھی کرتے غرض ہر طرح سے لوگوں کی ضروریات کا تنہا خیال رکھتے۔

خاکسار کے گھر والوں سے بھی بڑی محبت اور احترام سے پیش آتے تھے۔ آپ ہر کسی کی عزت کرتے تھے۔ میرے والد صاحب کی آخری بیماری کے دوران بار بار حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس کرتے رہے۔ اسی طرح شہادت سے کچھ عرصہ قبل خاکسار کی والدہ کی بیماری کی وجہ سے خاکسار والدہ محترمہ کو ہسپتال لے کر جاتی تو خاکسار کے ساتھ جاتے تھے۔ ہر طرح سے امی کا خیال رکھتے تھے۔ مجھے بار بار کہتے کہ امی نے بڑی غلطی کی ہے اپنی بیماری چھپا کر انہیں وقت پر بتانا چاہئے تھا۔ خاکسار کے چھوٹے بھائیوں کو اپنے بھائیوں کی طرح سمجھتے تھے۔

بڑی بزرگ ہستیوں سے مل کر آپ عجیب خوشی اور تمانت محسوس کرتے تھے۔ آخری مرتبہ جب حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب سے کسی شادی کے موقع پر ملاقات ہوئی تو بڑی خوشی سے خاکسار کو بتایا کہ آج اتنے سالوں بعد مولانا صاحب سے میں ملا ہوں۔ جب مولانا صاحب کی وفات ہوئی تو ہمیں بروقت اطلاع نہ ملی جنازہ ہو جانے کے بعد جب انہیں معلوم ہوا تو بڑے دکھی ہوئے کہ اگر بر وقت مجھے اطلاع مل جاتی تو میں ضرور جنازے میں شامل ہوتا۔

آپ کو تلاوت قرآن کریم کا بہت شوق تھا۔ تقریباً روزانہ ہی آپ تلاوت کیا کرتے تھے۔ کبھی ناغہ بھی ہو جاتا تھا۔ لیکن ترجمہ بہت غور سے پڑھتے تھے۔ رک کر الفاظ کی گہرائی پر بھی غور کیا کرتے تھے۔ ذکر الٰہی کی طرف انہیں بڑی توجہ تھی۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ انگریزی بولنے والے طبقے میں خاص طور پر دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے کمپنی کے کام کے سلسلے میں بہت سے ممالک کا سفر کیا ہوا تھا۔ ہر جگہ وہ جماعت کا تعارف مقامی لوگوں کو ضرور کرواتے تھے۔ جاپان میں گھر پر دوستوں کو مدعو کر کے انہیں کھانا بھی کھلاتے اور دعوت الی اللہ بھی کرتے۔

آپ سر تا پا جماعت احمدیہ کی محبت سے سرشار ایک متقی وجود تھے۔ جب بھی خاکسار کو نصیحت کی حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں کی۔ ایک بیوی اپنے شوہر کے اخلاق وسیرت کی سب سے بڑی گواہ ہوتی ہے۔ خاکسار نے انہیں ہر لحاظ سے دین کی خاطر نفس، عزت، وقت، مال اور جان کی قربانی کے لحاظ سے شہادت کے مرتبہ پر فائز پایا تھا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان پیارے ہیروں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی نیک باتوں کو اپنی ذات میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب

مکرم راجہ علی محمد صاحب کا ذکر خیر

مکرم راجہ علی محمد صاحب PCS آفیسر تھے اور افسر مال ریٹائرڈ ہوئے۔ جماعت احمدیہ گجرات کے امیر ضلع رہے اور اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی۔ راجہ علی محمد چھمبی چوآ سیدن شاہ کے رہنے والے تھے اور چھمبی کے ساتھ ہی کوٹ راجگان جو چند گھرانوں پر مشتمل ہے وہاں مستقل رہائش تھی۔

راجہ علی محمد کی دوسری شادی کھوکھر غربی کے ملک برکت علی صاحب کی بڑی صاحبزادی (شریف بیگم صاحبہ) جو خالد احمدیت ملک عبدالرحمان خادم کی بڑی بہن تھیں کے ساتھ ہوئی۔ محترم راجہ غالب احمد صاحب ان کے بڑے صاحبزادہ ہیں اور لاہور کے سابق امیر مکرم منیر احمد شیخ صاحب جو 28 مئی کے سانحہ میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے تھے ان کے سب سے چھوٹے داماد تھے۔

راجہ علی محمد صاحب قیام پاکستان سے قبل قادیان دارالامان میں رہائش پذیر تھے اور قیام پاکستان کے بعد 1/41 کچہری روڈ گجرات رہائش اختیار کر لی۔ 1968-69ء سے 53-C گلبرگ لاہور آ گئے اور آخری وقت تک وہیں رہے اور بعد وفات 1972ء میں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

راجہ صاحب مرحوم بڑی گوناگوں شخصیت کے حامل تھے۔ میرا بچپن ان کے ساتھ گزرا وہ میرے استاد تھے اور محسن بھی تھے مجھے انگلش پڑھایا کرتے تھے۔ کیونکہ میری سوتیلی والدہ تھیں اس لحاظ سے وہ مجھے زیادہ پیار کرتے تھے اور میرا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے اور بغیر کسی کو بتائے میری ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ میرے والد صاحب چوہدری عنایت اللہ کو انہوں نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اس لحاظ سے وہ مجھے اپنے پوتوں جیسا سمجھتے تھے اور میں روزانہ کالج سے واپسی پر سیدھا راجہ صاحب کے گھر آتا تھا۔ انگلش کا سبق یاد کراتے اور اکثر دوپہر کا کھانا کچہری روڈ پر کھاتا۔ بڑے مہمان نواز، بارعب شخصیت کے مالک، صاحب علم اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ جماعت کے عہدہ داروں کی اکثر دعوتیں کرتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رخلافت سے چند ماہ قبل گجرات تشریف لائے تو راجہ صاحب کے گھر ان کی بڑی شاندار دعوت ہوئی اور اس میں گجرات کے چند معززین اور احباب جماعت بھی مدعو تھے۔ راجہ صاحب ایک خواب کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے وہ ہمیشہ تقویٰ سے کام لیا کرتے تھے۔ اپنی اولاد کے رشتوں کے بارے میں بھی تقویٰ پر انحصار کیا اور آج خدا کے فضل سے ان کی اولاد در اولاد جماعت کی خدمت میں پیش پیش ہے اور قربانی کے ہر میدان میں صف اول میں ہے۔

ان کے چند ناقابل فراموش واقعات جن کو میں اکثر زندگی میں (کوٹ) کرتا رہتا ہوں تحریر کر رہا ہوں۔ 1964ء میں راجہ صاحب نے چرچ روڈ گجرات پر ایک قطعہ اراضی میاں مشتاق پگانوالہ کو بیچا اور 65 ہزار زبانی بیعانہ وصول کیا۔ بیعانہ کے بعد انہوں نے چار دیواری بنا لی اور ایک دروازہ راجہ صاحب کی باقی زمین کی طرف رکھ لیا جو کہ غلط تھا اور معاہدہ میں نہیں تھا۔ راجہ صاحب اور میرے والد صاحب چوہدری عنایت اللہ وہاں گئے راجہ صاحب نے میرے والد صاحب سے بندوق اپنے ہاتھ میں لے لی اور کہا کہ یہ میرا حق ہے کہ ان کو للکاروں اور ساتھ ہی ایک درخواست D.C گجرات جو غالباً کیپٹن سی۔ اے۔ سعید تھے کو دی۔ راجہ غالب احمد جو اس وقت ایجوکیشن بورڈ لاہور کے سیکرٹری تھے انہوں نے D.C صاحب کو فون کیا۔ میں اور راجہ صاحب D.C کو ملنے گئے اور پگانوالہ کی زیادتی کا ذکر کیا۔ D.C کہنے لگا کہ آپ نے جو بیعانہ لیا ہے اس سے انکار کر دیں کہ میں نے نہیں لیا کیونکہ وہ زبانی ہے اور پلاٹ خالی کروا لیتے ہیں۔ مگر راجہ صاحب نے کہا کہ یہ ممکن نہیں اور میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ میں نے بیعانہ لیا ہے، بہر حال معاملہ رفع دفع ہوگیا اور D.C آپ کی ایمانداری پر حیران رہ گیا کہ ایک تو دوسری پارٹی زیادتی کر رہی ہے اور یہ اپنی بات پر قائم ہیں اور خدا ایسے بندے کبھی کبھی پیدا کرتا ہے۔

2۔ ان کی دوسری بات جو اکثر میں یاد کرتا ہوں۔ کہتے تھے کہ جب کبھی کسی کے ساتھ رشتہ داری کرو تو دیکھو ان کا پہلے رشتہ داروں کے ساتھ کیسا سلوک ہے۔ اگر پہلوں کے ساتھ اچھا ہے تو آپ کے ساتھ بھی اچھا رہے گا اگر پہلے برے ہیں تو کل کو آپ ہی برے بنیں گے۔ لہٰذا رشتہ سوچ سمجھ کر اور دعا کر کے کرنا چاہئے۔

3۔ راجہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اولاد (ڈگری) کرا کر پیدا ہوتی ہے یعنی جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے اس کو منوا کر رہتے ہیں اور والدین کے جو بھی حالات ہوں اولاد کی ضروریات ان کو پوری کرنی پڑتی ہیں اور اولاد کے ہاتھوں والدین مجبور ہو جاتے ہیں۔

4۔ راجہ صاحب مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ اپنے گاؤں کوٹ راجگان میں ایک احمدیہ بیت الذکر بناؤں جو میری اولاد کے لئے اور عام لوگوں کے لئے سجدہ گاہ ہو۔ انہوں نے بڑی محنت لگن سے ایک چھوٹی سی بیت الذکر بنوائی جس کا نام بیت طیبہ رکھا۔ اپنے گاؤں میں اکیلے اپنی جیب سے بنوائی تا کہ احمدی احباب کے لئے ایک علیحدہ سجدہ گاہ ہو اور یہ بیت طیبہ 1967ء میں مکمل ہوئی۔

ہم ماہ اپریل 2010ء میں ایک شادی کے سلسلہ میں کوٹ راجگان گئے تھے چند سجدے اس بیت الذکر میں کرنے کی توفیق پائی اور محترم شیخ منیر احمد صاحب کی امامت میں نمازیں ادا کیں جو میرے ہمراہ تھے۔

اس علاقہ کے احمدی احباب سے گزارش ہے کہ کبھی کبھی راہ گزرتے بیت طیبہ میں چند سجدے کیا کریں اور ان کی نسل سے بھی گزارش ہے کہ اس بیت الذکر کو ہمیشہ آباد رکھیں اور ساتھ ہی اس بنانے والے کے لئے اور ان کی نسل کے لئے دعائیں کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کو ہمیشہ آباد رکھے اور آنے والی نسلیں اس سے استفادہ حاصل کرتی رہیں اور برکتوں کا موجب بنی رہے اور جس مقصد کے لئے یہ بیت بنائی اللہ تعالیٰ اس مقصد کو پورا کرے۔ آمین

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

ناصرالدین احمدیہ سیکنڈری سکول منانائیجیریا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1970 میں مغربی افریقہ کے دورے پر گئے تو نصرت جہاں سکیم کا اعلان کیا ،اسی سکیم کے تحت مغربی افریقہ کے مما لک میں تعلیمی اداروں اور میڈیکل سنٹرز قائم کر کے انسانیت کی خدمت مقصود ومطلوب تھی۔

اس کارخیر کا آغاز حضور انور نے نصرت جہاں سکیم کے تحت کر دیا اور ایسے واقفین ٹیچرز اور ڈاکٹرز کی ضرورت تھی جو ان ممالک میں جاکر تعلیم اور صحت کے میدان میں خدمت بجا لاسکیں چنانچہ خاکسار نے بھی اس سکیم میں شامل ہونے کیلئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس دورے کے نتیجہ میں N.W.State نے جماعت کو سکول کھولنے کی درخواست کی ،حضور انور کی منظوری سے دو سیکنڈری سکول گوساؤ اور منا (Gusau & Minna) میں 1971 میں کھول دیئے گئے،اِس کے لئے جگہ کا انتخاب اور ابتدائی تیاریوں کے سلسلہ میں اور پیشہ ورانہ مدد اور راہنمائی ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول کانو کے پرنسپل برادرم مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب اوران کے سٹاف نے مہیا کی ،نائیجیریا یکم اکتوبر 1960 کو آزاد ہوا، جب ہمارے سکول کھولے گئے تو اس وقت نائیجیریا میں 12 states تھیں اب تو بہت سے صوبے بن چکے ہیں۔N.W.States سکوٹو سے موجودہ capital abuja تک پھیلی ہوتی تھی ،رقبہ کے لحاظ سے بڑی سٹیٹ تھی اور منا Abuja سے 70 میل کے فاصلے پر تھا اور منا تک سڑک پکی تھی لیکن منا ،ابوجہ کچی سڑک ہوا کرتی تھی۔

ناصرالدین احمدیہ سیکنڈری سکول منا کی مین مارکیٹ کے قریب برساتی نالے پر ریلوے لائن کے مغرب میں واقع تھا۔ابتدا میں برادرم مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب خود بھی وہاں جاتے رہے اور اپنے ایک ٹیچر احتشام صاحب کو بھی بچوں کے داخلے اور ابتدائی انتظامات کیلئے بھجوایا۔

کچھ دیر بعد ہمارے پرنسپل صاحب برادرم محمد یعقوب خاں صاحب اوران کی اہلیہ بھی وہاں پہنچ گئے اور سکول شروع ہو چکا تھا اِن کے وہاں پہنچنے کے چند ماہ بعد فروری 1972ء میں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ عائشہ صدیقہ گورایہ صاحبہ بھی اس سکول میں پڑھانے کے لئے پہنچ گئے۔

ساری سٹیٹ میں دونوں سکولوں کا بہت چرچا ہو چکا تھا کیونکہ یہ سیکنڈری سکول پہلے سکول تھے جو احمدیہ آرگنائزیشن نے شروع کئے تھے،اس سٹیٹ میں بھی اور سارے نائیجیریا میں کرسچن مشنز کی مختلف برانچز نے پورے نائیجیریا میں تعلیمی اداروں اور میڈیکل ڈسپنسریوں کا جال بچھایا ہوا تھا،کرسچن مشنز کے یہ ادارے نائیجیریا کی شمالی ریاستوں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔

بہرحال نائیجیریا کی آزادی کے بعد نائیجیرین قوم میں بحیثیت مجموعی یہ احساس بڑے زور سے پیدا ہوا کہ تعلیمی پس ماندگی کو دور کرنے کے لئے ہر ریاست نے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا، بیرونی ممالک خصوصا ایشیا ،فلپائن، مڈل ایسٹ اور کئی ایک یورپین CUSO/V.S.O Voluntary Organisation سے بھی رابطے کر کے ٹیچرز بھرتی کئے گئے،یونیورسل پرائمری ایجوکیشن شروع کر دی گئی،ٹیچرز ٹریننگ کالجز قائم کر کے ٹیچرز کی تعداد کو بڑھا کر بہت جلد خود انحصاری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

منا میں ہمارے سکول کے قیام کے ساتھ ہی منا کی احمدیہ جماعت میں بھی خدا کے فضل سے غیر معمولی ترقی پیدا ہونا شروع ہوگئی۔ جماعت کے تمام لوگوں کو منظّم کرنے اور امیر صاحب نائیجیریا کی بار بار آمد کے نتیجہ میں ایک اچھی خاصی تعداد میں جماعت پہلے ہی قائم تھی لیکن باجماعت نماز/ جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ادائیگی شروع ہوگئی ،جماعتی نظام تو پہلے ہی قائم تھا مزید فعال ہوا اور جب تک باقاعدہ لوکل مشنری کی تعیناتی نہ ہوئی خدا کے فضل سے خاکسار کو کہ امام الصلوٰۃ اور خطبہ جمعہ وعیدین دینے کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

ایک سال کے عرصے میں ہمیں اپنی بیت اور مشن ہاؤس کیلئے ایک نہایت مناسب جگہ بھی مل گئی اور اس کا سنگ بنیاد رکھ کر تعمیر کا کام بھی شروع کر دیا گیا۔

اِس تقریب میں مکرم منصور احمد خاں صاحب وکیل التبشیر ربوہ جو ان دنوں لیگوس میں بطور مربی تعینات تھے اور مولانا مجید احمد صاحب سیالکوٹی آف لندن جو نائیجیریا میں تھے لیگوس سے تشریف لائے،مقامی جماعت کے علاوہ مقامی معززین شہر بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

احمدیہ سیکنڈری سکول ،مشن ہاؤسز اور بیت الذکر کی زمین کے حصول اور تعمیر کے سلسلہ میں ایک مقامی دوست MalamS.B.Jimada جو ورکس ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے، گو یہ احمدی تو نہ تھے لیکن سلسلہ کے لٹریچر کا وسیع مطالعہ کیا ہوا تھا اور جماعتی نظام اور سلسلہ کو دل سے سچا سمجھتے تھے، جناب jimada صاحب Nupe قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں ہماری اتنی مدد کی کہ یہ ہمارے لئے خدا کے ایک مقرر کردہ فرشتہ سے کم نہ تھے ہم ان کے ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے جس نے سلسلہ حقہ کی مدد کی اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے خاندان کی مدد فرمائے آمین ثم آمین

مکرم یعقوب خان صاحب اور ہماری دونوں خاندانوں کی رہائش سکول کے قریب ہی تھی، چند کمرے تھے جنہیں ہم نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ٹائیلٹ اور باتھ رومز مشترک تھے اس وقت اِتنی آسانیاں میسر نہ تھیں، گھاس کے گدے سونے کیلئے استعمال ہوتے تھے، ہماری فیملی کے لئے ایک ٹیبل فین تھا اگر کوئی مہمان آجاتا تو پھر پنکھے کے بغیر گرمی اور مچھروں کے ساتھ رات گزارنا پڑتی تھی۔اللہ بھلا کرے ہمارے لینڈ لارڈ کا کہ جب ہمارے الاؤنس ملنے میں دو تین ماہ کا وقفہ ہو جاتا تھا وہ ہمیں ضروریات زندگی کو پورا کرنے کیلئے تھوڑے بہت پیسے دے دیتے تھے، خدا کا شکر ہے کہ منا ریلوے کا ایک بہت بڑا اسٹیشن تھا اور اب نائیجیریا کا دارالحکومت بھی ہے، یہاں بجلی اور پانی کی سہولت میسر تھی جبکہ بعض سیکنڈری سکول بعد میں ایسی جگہوں پر بھی شروع کئے گئے جہاں نہ بجلی تھی نہ صاف پانی اور دور دراز علاقوں میں تھے مثال کے طور پر احمدیہ سیکنڈری سکول عمیشہ جہاں مکرم ملک خالد احمد زفر صاحب پرنسپل تھے اور ہمارے وکیل وقف نو مکرم سید قمر سلیمان صاحب بطور ٹیچر تعینات تھے اِس کے علاوہ onda اور آرا میں وہاں اور بھی بہت سی مشکلات تھیں لیکن خدا کے فضل سے سب واقفین ٹیچرز اور ڈاکٹرز نے بڑے ہی جوش و جذبہ کے ساتھ ہنسی خوشی وقت گزارا۔الحمدللہ

ناصرالدین احمدیہ سیکنڈری سکول منا اور گوساؤ اور اِس کے علاوہ تمام مشنری سکولز اور کالجز کو گورنمنٹ نے یکم جنوری 1973ء سے takeover کر لیا یہ خبر کرسچن مشنز کے سکولز اور فارن سٹاف کے لئے انتہائی پریشان کن تھی۔

اس کے علاوہ امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کا بیان ان کیلئے اور بھی پریشانی کا موجب بنا وہ یہ تھا کہ امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت کی روشنی میں یہ اعلان کر دیا کہ احمدیہ مشن نائیجیریا اپنے دونوں سکولوں منا اور گوساؤ کے سلسلہ میں گورنمنٹ سے کسی قسم کی Compensation کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ہم اپنے سٹاف کو بھی واپس نہیں لیں گے، وہ گورنمنٹ کی ملازمت کریں گے۔ یہ اعلان ان پر ایٹم بم بن کر گرا، مجھے یاد ہے کہ Baptist High School Minna کے امریکن پرنسپل Mr. Hall بڑی پریشانی کے عالم میں میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کے امیر صاحب نے کیا بیان دے دیا،اس سے ہمارے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔

میری آنکھوں کے سامنے آج بھی وہ نظارہ ہے کہ جب امیر صاحب سکولوں کے takeover ہونے کے بعد منا تشریف لائے D.S ڈویژنل سیکرٹری منا جس کا رتبہ کمشنر کے برابر تھا،ان کے دفتر میں اخباری نمائندوں کے سامنے امیر صاحب نے جب No Compensaition کا اعلان کیا تو D.S اپنی کرسی سے اٹھا امیر صاحب کی کرسی کے سامنے زمین پر بیٹھ کر اپنا دایاں ہاتھ فضا میں لہرا کر اپنے روایتی انداز میں INKA-DA-DA کہہ کر امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا اگلے روز جب یہ خبر اخبارات میں چھپی تو کرسچن مشنریوں کیلئے بہت ہی زیادہ پریشانی کا موجب بنی اور گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کے اس جذبہ اور اعلان پر جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔

مکرم محمد یعقوب خاں صاحب اوران کی اہلیہ کی تین ماہ بعد ٹرانسفر ہوگئی اور اس سکول کا نام گورنمنٹ نے N.D.Ahmadiyya Secondary School سے تبدیل کر کے Govt. Arabic Teachers College رکھ دیا، خاکسار بطور وائس پرنسپل اپنی اہلیہ کے ساتھ دسمبر 1975ء تک اس کالج میں کام کرتا رہا۔

خاکسار چیف آف منا الحاج احمدو بہاگو صاحب Ahmadu Bahagu کے ہمارے ساتھ اور جماعت کے ساتھ غیر معمولی تعاون پر ازحد ممنون ہے، وہ ہمارے سکول کے ہر فنکشن میں بڑی دلچسپی سے شریک ہوتے رہے ، ہماری ہر ممکن مدد اور رہنمائی بھی کی، ہمارے امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا جب بھی تشریف لائے انہیں خیرسگالی کے جذبات کے ساتھ خوش آمدید کہا، پڑھے لکھے انسان تھے، جماعت احمدیہ سے نہ صرف متعارف تھے بلکہ ہمیشہ نیک جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے،اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔آمین

حضرت عبداللہ بن رواحہ بن عمروؓ

انصار کے ان نقیبوں میں شامل تھے جو عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر مقرر ہوئے۔سوائے فتح مکہ کے تمام غزوات میں شریک رہے تھے۔غزوہ موتہ میں 8ھ میں شہادت پائی۔آپؓ مدینے کے امراء اور شعراء میں سے تھے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

آمین کی تقاریب

❁ مکرم ناصر احمد ہاشمی صاحب مصطفےٰ پارک اوکاڑہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 28 نومبر 2010ء کو بعد نماز مغرب مصطفےٰ پارک اوکاڑہ میں خاکسار کے پوتے حارث نعیم اور پوتی حنا نعیم بچگان مکرم نعیم احمد ہاشمی صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی جس میں بچوں سے مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ مری روڈ راولپنڈی نے قرآن کریم سنا۔ آخر پر خاکسار نے دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچوں کی والدہ کے حصہ میں آئی اور تجوید کے ساتھ مکرم قاری علی اصغر صاحب نے پڑھایا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ حسن پور ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ علی پور ضلع خانیوال کو مورخہ 10 نومبر 2010ء کو تقریب آمین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حبیب احمد ابن مکرم منور احمد صاحب، ذوہیب احمد ابن مکرم سفیر احمد صاحب، حماد احمد ابن مکرم سفیر احمد صاحب کو تکمیل قرآن مجید ناظرہ کی سعادت نصیب ہوئی مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور بعد میں دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان بچوں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر بھرپور اور صدق دل سے عمل کرنے والا بنائے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شفقت رسول صاحب دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے پوتے حاشر احمد سعدی واقف نو ابن مکرم سعادت احمد سعدی صاحب بنکاک تھائی لینڈ نے اللہ کے فضل و کرم سے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کو ملی۔ تقریب آمین مورخہ 20 نومبر 2010ء کو منعقد ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نور قرآن سے منور کرے اور دنیا کا کونہ کونہ انوار قرآنی سے جگمگا اٹھے۔ آمین

خدا تعالیٰ کی قدرت

❁ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا تعالیٰ اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے۔ اور ہر ایک خوشہ میں سو دانے پیدا کرسکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 170)

احباب وخواتین سے مودبانہ گزارش ہے کہ اپنے عطاجات (صدقات) صدر انجمن احمدیہ فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضان / ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کامیابی

❁ مکرم تنویر احمد خان صاحب ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے تیمور احمد نے او لیول کے امتحان 2010ء میں Straight As حاصل کرکے اپنے سکول میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو اس کے لئے مبارک اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب ایم اے واقف زندگی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ راحت احمد صاحب چیمہ کینیڈا اور مکرمہ عائشہ جمیل صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 9 مئی 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام شایان احمد عطا فرما کر وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب چیمہ اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ چک 88 شمالی ضلع سرگودھا کی نسل میں سے ہے۔ اور اسی طرح ننھیالی تعلق مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب دھاریوال رفیق حضرت مسیح موعود نمبردار چک 43 جنوبی ضلع سرگودھا سے ہے احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر نیز خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

❁ مکرم فضل احمد بسراء صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 61/ر۔ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی جرمنی مورخہ 9/ اکتوبر 2010ء کو بقضائے الٰہی مولائے حقیقی سے جاملے مورخہ 13/ اکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بیت الفضل لندن میں نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں ان کا جنازہ پاکستان لایا گیا مورخہ 14/ اکتوبر 2010ء کو بعد نماز عصر چک 18 بھوڑ ضلع شیخوپورہ میں مکرم اظہر حمید صاحب طارق مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی دن نماز مغرب بیت المبارک میں صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم اظہر حمید صاحب طارق مربی سلسلہ نے ہی دعا کروائی۔ آپ بہت ملنسار تھے اور آپ کا تعلق خلافت سے بہت وفا اور اخلاص کا تھا۔ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لندن تشریف لے گئے تھے آپ نے تا وفات کوئی جلسہ لندن اور جرمنی نہیں چھوڑا۔ غریبوں کے ساتھ بہت ہمدردی کا سلوک کرتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

اس غم اور دکھ کے وقت اور بہت سارے احباب جماعت نے گھر تشریف لاکر اور فون کے ذریعہ ہمارے دکھی دل کو ڈھارس بندھائی۔ خاکسار اور جملہ افراد خاندان تمام احباب کے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرم بشارت احمد صاحب ولد مکرم محمد عارف صاحب وصیت نمبر 58245 نے 22 جولائی 2006ء کو محلہ سلامت پورہ گلی نمبر 3 راہوالی گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی مذکورہ بالا پتہ پر اب موصی صاحب رہائش پذیر نہیں ہیں اور دفتر سے رابطہ بھی کوئی نہیں ہے اگر موصی یا ان کا کوئی عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر وصیت کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جلد رابطہ کریں

❁ مکرم خالد محمود صاحب و اہلیہ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ سابقہ ایڈریس ایکسرے ٹیکنیشن، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ

☆ مکرم عرفان احمد صاحب سابقہ ایڈریس: ایمبولینس ڈرائیور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ

☆ مکرم شہزاد نسیم صاحب و اہلیہ مکرمہ سمیرا شہزاد صاحبہ سابقہ ایڈریس: 20/490 سلیم گجر۔ ساہیوال

براہ کرم جلد دفتر وکالت وقف نو سے رابطہ کرکے ممنون فرمائیں۔ (وکیل وقف نو)

اعلان داخلہ

❁ ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے پی ایچ ڈی۔ ایم ای، ایم ایس۔ بی ایس اور بی ای میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ ایم ایس، ایم ای اور پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلہ کے لئے NTS سکور بھی لازمی ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 7 جنوری 2011ء ہے۔ معلومات کے لئے رابطہ کریں۔

02136440035-40, 02134559779

یا وزٹ کریں۔ www.hamdard.edu.pk

❁ انسٹیٹیوٹ آف بزنس اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے بی ایس، بی بی اے، ایم اے، ایم بی اے، ایم ایس سی اور ایم ایس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 9 دسمبر ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں۔

02135091871-3, 35120461 یا

www.biztek.edu.pk وزٹ کریں۔

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے منڈی بہاؤالدین، گجرات اور جہلم کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد

صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838

شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن

بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

نکاح و تقریب شادی

مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم وحید احمد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ ولد مکرم چوہدری محمد دین صاحب مرحوم سابق کارکن روزنامہ الفضل کی تقریب شادی مورخہ 29 نومبر 2010ء کو منعقد ہوئی۔ بارات دارالفتوح سے طاہر آباد شرقی گئی تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے اس کے نکاح کا اعلان مکرمہ طاہرہ جبیں صاحبہ بنت مکرم عمر حیات سندھو صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ 50ہزار روپے حق مہر پر کیا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ مورخہ 30نومبر کو دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچازاد بھائی مکرم چوہدری بشیر احمد علوی صاحب دوڑ ضلع نواب شاہ کچھ عرصہ قبل ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ ابھی پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئے تھے کہ ان کی اہلیہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ کا فالج کی وجہ سے ایک بازو اور ٹانگ متاثر ہوئی ہے اور وہ بغرض علاج اپنی بیٹی کے پاس حیدرآباد میں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دونوں میاں بیوی کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مقبول احمد ڈوگر صاحب گلشن پارک مغل پورہ لاہور نائب ناظم تعلیم مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کی ٹانگ کا کامیاب آپریشن ہوگیا ہے اور گھر آگئے ہیں ڈاکٹرز نے دو ماہ کے آرام کا کہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور آپریشن کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

حکومت کا نیب ترمیمی آرڈیننس 2010ء واپس لینے کا فیصلہ

سپریم کورٹ میں اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ حکومت نے نیب ترمیمی آرڈیننس 2010ء واپس لینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ حکومت کی اس یقین دہانی پر مقدمہ کی سماعت 7دسمبر تک ملتوی کرتے ہوئے چیف جسٹس افتخار چوہدری نے قرار دیا کہ آرڈیننس واپس ہونے کے بعد عدالت ان درخواستوں کا جائزہ لے گی۔ جن میں کہا گیا ہے کہ اس آرڈیننس میں آئین کے آرٹیکل 47 کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

ایل پی جی کی قیمت میں 14 روپے فی کلو اضافہ

غریب عوام پر مہنگائی کا ایک اور بوجھ ڈال دیا گیا۔ ایل پی جی کی قیمت میں فی کلو 14 روپے اضافہ کر دیا گیا۔ 11.8 کلوگرام کا گھریلو سلنڈر 165 روپے اور 45.4 کلوگرام کا کمرشل سلنڈر 635 روپے مہنگا ہوگیا۔ ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین عرفان کھوکھر کے مطابق عالمی مارکیٹ میں ایل پی جی کی قیمت 136 ڈالر فی ٹن بڑھنے کے بعد 929 ڈالر فی میٹرک ٹن پر پہنچ گئی۔

بھارت کا سپر سانک کروز میزائل براہموس کا تجربہ

بھارت نے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے براہموس کروز میزائل کا تجربہ کیا ہے جس کی کامیابی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ 290 کلومیٹر رینج کے اس میزائل کو اڑیسہ کے ساحل پر چندی پور کی ٹیسٹ رینج سے فائر کیا گیا۔ یہ میزائل آواز کی رفتار سے 2.8 گنا زیادہ رفتار کا حامل ہے جبکہ 300 کلوگرام کے روایتی وار ہیڈ کو 290 کلومیٹر کے فاصلے تک لے جانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

مکرم عابد محمود بھٹی صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ

MTA کی کیبل نیٹ ورک میں شمولیت

سونگیا، تنزانیہ کے جنوب میں ریجن رُوُوما (Ruvuma) کا مرکزی شہر ہے اور دارالسلام سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ شہر کی آبادی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک ملین ایک لاکھ 17 ہزار نفوس سے تجاوز کر چکی ہے۔ جبکہ آبادی کا 75فیصد حصہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

سونگیا (Songia) تنزانیہ کا وہ پہلا شہر ہے جس میں جماعت احمدیہ کا ٹی وی چینل MTA کیبل نیٹ ورک میں شامل ہے اور پورے شہر میں جس جس گھر میں بھی کیبل کنکشن ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو MTA سب گھروں میں میسر ہے اور چوبیس گھنٹے دعوت الی اللہ کا راستہ کھل گیا ہے۔

گزشتہ کئی مہینوں سے خاکسار کی کوشش تھی کہ MTA کیبل نیٹ ورک میں شامل ہوجائے لیکن کوئی نہ کوئی روک آڑے آجاتی تھی۔ اس دفعہ جولائی 2010ء میں خاکسار نے نیٹ ورک والوں سے رابطہ کیا تو مجھے سٹوڈیو پہنچنے کو کہا گیا۔ مختصر سی بات چیت کے بعد ہی انہوں نے رضامندی ظاہر کردی اور دوسرے دن صبح نیٹ ورک والوں نے فون کرکے بتایا کہ MTA سارے شہر میں مہیا کر دیا گیا ہے اور دیکھا جاسکتا ہے۔ الحمدللہ

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ روحوں کو اس روحانی چشمہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 اکتوبر 2010ء)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

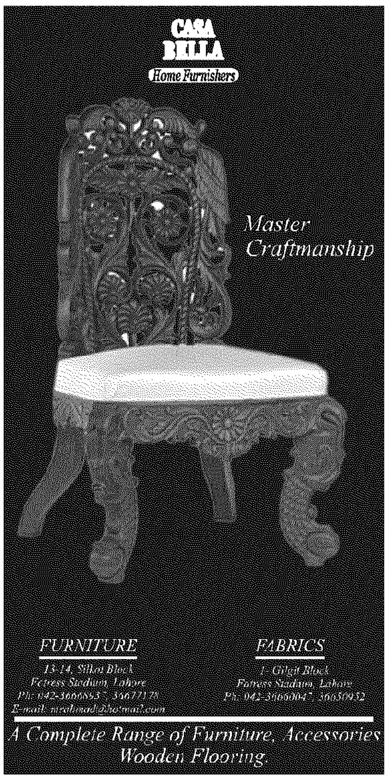

مغل پراپرٹی آفس
پروپرائٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس: 047-6215171
موبائل: 03336714012, 0333-6706641

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

FD-10

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت بھی موجود ہے
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289